



## سوال

(84) چندہ جمع کر کے مسجد تعمیر کرنا

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مقتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ایک اہل قریہ نے چندہ جمع کر کے مسجد کی تعمیر، بعدہ مسجد ٹوٹ جانے کے، دوبارہ بستی والوں نے کچھ چندہ اور بیت المال کے روپیہ سے کچھ اینٹوں کی دیواروں سے کراس پرٹین کا گھر بنایا۔ اب از روئے شریعت اس میں نماز جائز ہے یا نہیں؟ زید کہتا ہے کہ بیت المال کا روپیہ ادا کر جینے سے نماز جائز ہوگی۔ اور سب کہتا ہے کہ جب تک مسجد توڑ کر از سر نو تعمیر نہ جائے، نماز جائز نہیں۔ کیوں کہ بناء فاسد ہے، قول اول کی بناء پر (یعنی زید کے قول سے) تفریق جماعت کا خطرہ ہے، اور بناء بر قول بکر اتحاد بین المسلمین مد نظر ہے؟ مینواتوجروا المستفتی: ابوالحمود عبدالنور حال مقیم پلاش ہاڑی پوسٹ بنا کوڑی ضلع، دیناج پور

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس مسجد میں نماز بلاشبہ جائز ہے، اس کو توڑنے اور منہدم کرنے کی ضرورت نہیں ہے، بیت المال میں بالعموم چرم قربانی، فطرہ، زکوٰۃ، عشر کی رقم جمع رہتی ہے، جن علماء کے نزدیک فطرہ و زکوٰۃ مصارف زکوٰۃ "فی سبیل اللہ"، عام ہے، جمع وجوہ خیر بما یعود نفعہ الی المسلمین" کو ان کے نزدیک فطرہ و زکوٰۃ وغیرہ تعمیر مسجد کی درست ہے، اور اس میں نماز پڑھنی بلا کراہت جائز ہے، جیسے اس کے علاوہ خالص چندہ کی رقم سے بنی ہوئی مسجد میں نماز درست و جائز ہے۔

اور جن کے نزدیک "فی سبیل اللہ"، صرف جہاد کفار مراد ہے، ان کے نزدیک زکوٰۃ و عشر و فطرہ سے مسجد کی تعمیر جائز نہیں اور یہی حق و صواب ہے، لیکن ان کے نزدیک یہ جائز ہے کہ بیت المال کی ایک مد کی رقم سے قرض لے کر اس کے دوسرے مد کے مصارف میں (جب اس دوسری مد میں رقم موجود نہ ہو اور اس کے مستحق موجود ہوں اور انہیں خرچ کرنے کی ضرورت ہو) تو صرف کی جائے، جیسے زکوٰۃ کی رقم جزیرہ کے مصارف میں۔

پس صورت مسئلہ میں چندہ کی رقم کے علاوہ بیت المال کی جو رقم تعمیر مسجد میں خرچ ہوئی ہے، وہ بیت المال سے قرض لینے کے حکم میں مستصور ہوگی، اب مصلیان مسجد کو چاہیے کہ چندہ کر کے بیت المال میں اس قدر رقم داخل کر دیں، اور مسجد کو منہدم کر کے بیت المال کی رقم کو برباد نہ کریں ورنہ عند اللہ جواب دہ ہوں گے، زید کا قول ہے اس پر سب کو مستحق ہونا چاہیے، بخر کا قول صحیح نہیں ہے اس کو بنانے اتفاق نہیں بنانا چاہیے۔

کتبہ عبید اللہ المبارک کثوری الرحمانی المدرس بدرس دار الحدیث الرحمانہ بدلی

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب



# فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 186

محدث فتویٰ